اللهم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم
انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
مولانا محمد شفیع اوکاڑوی
www.jannatikaun.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّم

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

(سنت صدیقی)

مولانا محمد شفیع اکاڑوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور پرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سننے کے وقت انگوٹھے یا انگشتانِ شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز و مستحب اور بہت ہی باعث رحمت و برکت ہے۔ اس کے جواز پر دلائل کثیرہ موجود ہیں اور ممانعت پر کوئی دلیل موجود نہیں۔ چند دلائل ہدیۂ ناظرین ہیں۔ [1]

(۱) علامہ الفاضل الکامل الشیخ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرۂ آفاق تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

وَفِي قَصَصِ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهَا اَنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ هُوَ مِنْ صُلْبِكَ وَيَظْهَرُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ فَسَأَلَ لِقَاءَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ النُّوْرَ الْمُحَمَّدِيَّ فِي اِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ مِنْ يَدِهِ الْيُمْنٰى فَسَبَّحَ ذٰلِكَ النُّوْرُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ تِلْكَ

قصص الانبیاء وغیرہ کتب میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا اشتیاق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ وہ تمہارے صلب سے آخر زمانے میں ظہور فرمائیں گے تو حضرت آدم نے آپ کی ملاقات کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے دائیں ہاتھ کے کلمے کی انگلی میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم چمکایا تو اس نور نے اللہ کی تسبیح پڑھی، اسی واسطے اس انگلی کا نام کلمے کی انگلی ہوا جیسا

[1] مسئلہ ہذا کے متعلق مفصل بحث دیکھنی ہو تو "منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" مصنفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ و "جاء الحق وزہق الباطل" مصنفہ حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں کا مطالعہ کریں۔

اَلْاَصْبَعُ مُسَبَّحَةٌ كَمَا فِى الرَّوْضِ الْفَائِقِ اَوْ اَظْهَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَمَالَ حَبِيْبِهٖ فِىْ صِفَاءِ ظُفْرَىْ اِبْهَامَيْهِ مِثْلُ الْمِرْاٰةِ فَقَبَّلَ آدَمُ ظُفْرَىْ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَصَارَا اَصْلاً لِذُرِّيَّتِهٖ فَلَمَّا اَخْبَرَ جِبْرِيْلُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ اِسْمِىْ فِى الْآذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَىْ اَبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمِ اَبَداً

(روح البیان جلد نمبر ۴ ص ۶۴۹)

کہ روض الفائق میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آدم کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثل آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرت آدم نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر پھیرا پس یہ سنت ان کی اولاد میں جاری ہوئی۔ پھر جب جبریل امین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا جو شخص اذان میں میرا نام سنے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

(۲) اسی تفسیر روح البیان میں ہے کہ:۔

در محیط آوردہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بمسجد در آمد کہ نزدیک ستون بنشت وصدیق رضی اللہ عنہ دربرابر آنحضرت نشستہ بود بلال رضی اللہ عنہ برخاست وباذان اشتغال فرمود چوں گفت اشہد ان محمد رسول

محیط میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے برابر بیٹھے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر اذان دینا

اللہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہر دو ناخن
ابہامین خود را بر ہر دو چشم خود نہادہ
گفت قرة عيني بك يا رسول
اللہ چوں بلال رضی اللہ عنہ فارغ
شد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمودہ یا ابا بکر ہر کہ بکند چنیں
کہ تو کردی خدائے بیامرزد
گنایان جدید وقدیم اور اگر بعمد
بودہ باشد اگر بخطاء

شروع کی جب انہوں نے اشہد ان
محمد رسول اللہ کہا حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں
کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر
رکھا اور کہا قرة عيني بك يا
رسول اللہ جب حضرت بلال رضی
اللہ عنہ اذان دے چکے، حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر جو شخص
ایسا کرے جیسا کہ تم نے کیا ہے خدا
تعالی اس کے تمام گناہوں کو بخش
دے گا۔

(۳) وحضرت شیخ امام ابو طالب محمد
بن علی المکی رفع اللہ درجتہ در قوت
القلوب روایت کردہ از ابن عینیہ
رحمۃ اللہ کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ
والسلام بمسجد درآمد در دہہ محرم وبعد
ازانکہ نماز جمعہ ادا فرمودہ بود نزدیک
اسطوانہ قرار گرفت وابو بکر رضی
اللہ عنہ بظہر ابہامین چشم خود را مسح
کرد وگفت قرة عینی بک یا رسول
اللہ وچون بلال رضی اللہ عنہ

اور حضرت شیخ امام ابو طالب محمد بن
علی المکی اللہ ان کے درجات بلند
کرے اپنی کتاب قوت القلوب
میں ابن عینیہ سے روایت فرماتے
ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ
ادا کرنے کے لئے محرم کی دسویں
تاریخ کو مسجد میں تشریف لائے
اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (اذان
میں حضور کا نام سن کر) اپنے دونوں

از اذان فراغتی روئے نمود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ ای ابا بکر ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی از روئے شوق بلقائے من و بکند آنچہ تو کردی خدائے در گزارد گناہان ویرا انچہ باشد نو کہنہ خطا وعمدہ نہاں وآشکاراں
(تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۶۴۸)

انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر جو شخص تمہاری طرح میرا نام سن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا وہ کہے خدا تبارک وتعالی اس کے تمام نئے و پرانے، ظاہر و باطن گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔

(۴) علامہ امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ دیلمی کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا وَقَبَّلَ بَاطِنَ الْاَنْمُلَتَيْنِ السَّبَابَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيْلِيْ فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ
(المقاصد الحسنہ فی الاحادیث الدائرہ علی السنۃ)

جب مؤذن کو اشہد ان محمداً رسول اللہ کہتے سنا تو یہی کہا اور اپنی انگشتان شہادت کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے اس پیارے دوست کی طرح کرے گا میری شفاعت اس کے لئے حلال ہو گئی۔

(۵) یہی امام سخاوی حضرت ابو العباس احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی کی

کتاب ''موجبات الرحمۃ وعزائم المغفرۃ'' سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةَ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ قَبَّلَ اِبْهَامَیْهِ وَیُجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَرْمُدْ اَبَدًا (المقاصد الحسنۃ)

جوشخص مؤذن سے اشہد ان محمد رسول اللہ سن کر کہے مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

(٦) یہی امام سخاوی فقیہ محمد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرْحَباً بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ یُقَبِّلُ اِبْهَامَیْهِ وَ یَجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمِ وَلَمْ یَرْمُدْ (المقاصد الحسنۃ)

جوشخص مؤذن سے اشہد ان محمد رسول اللہ سن کر کہے مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا اور نہ اس کی آنکھیں کبھی دکھیں گی۔

(٧) یہی امام سخاوی، شمس الدین امام محمد بن صالح مدنی کی تاریخ سے نقل فرماتے ہین کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت مجد مصری کو جو کاملین صالحین میں سے تھے فرماتے سنا کہ

مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ ذِکْرَہٗ فِی الْاَذَانِ وَ جَمَعَ اِصْبَعَیْہِ الْمُسَبِّحَۃِ وَالْاِبْھَامَ وَقَبَّلَھُمَا وَ مَسَحَ بِھِمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَرْمُدْ اَبَدًا (المقاصد الحسنہ)

جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک اذان میں سن کر درود بھیجے اور کلمہ کی انگلیاں اور انگوٹھے ملا کر ان کو بوسہ دے اور آنکھوں پر پھیرے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

(۸) یہی امام سخاوی، ان ہی امام محمد بن صالح کی تاریخ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا عراق سے بہت سے مشائخ سے مروی ہوا ہے کہ جب انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے تو یہ درود شریف پڑھے صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ یا حبیب قلبی ویا نور بصری ویا قرۃ عینی انشاء اللہ کبھی آنکھیں نہ دکھیں گی اور یہ مجرب ہے۔ اس کے بعد امام مذکور فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ سنا ہے یہ مبارک عمل کرتا ہوں آج تک میری آنکھیں نہ دکھی ہیں اور نہ انشاء اللہ دکھیں گی۔ (المقاصد الحسنہ)

(۹) یہی امام سخاوی طاوسی سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری خواجہ حدیث مبارک سنی فرمایا۔

مَنْ قَبَّلَ عِنْدَ سِمَاعِہٖ مِنَ الْمُؤَذِّنِ کَلِمَۃَ الشَّھَادَۃِ ظُفْرَیْ اِبْھَامَیْہِ وَمَسَحَھُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ وَقَالَ عِنْدَ الْمَسِّ اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حَدَقَتِیْ وَ نُوْرَھُمَا بِبَرَکَۃِ حَدَقَتِیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرِھِمَا لَمْ یَعْمَ (المقاصد الحسنۃ)

جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں پر پھیرے اور یہ پڑھے اللھم احفظ حدقتی ونورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونورھما وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

(۱۰) شرح نقایہ میں ہے۔

وَاعْلَمْ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الثَّانِيَةِ مِنْهَا قُرَّةُ عَيْنِىْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يُقَالُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَىِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ لَهٗ قَائِدًا اِلَى الْجَنَّةِ۔

جان لو بیشک اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر صلی اللہ علیک یارسول اللہ اور دوسری شہادت کے سننے پر قرۃ عینی بک یارسول اللہ کہنا مستحب ہے پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن (چوم کر) اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اللھم متعنی بالسمع والبصر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

(۱۱) علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار شرح در مختار میں یہی عبارت لکھ کر فرماتے کَذَا فِىْ كَنْزُ الْعِبَادِ قهستانى وَنحوه فى الفتاوى الصوفيه وَفِىْ كتاب الْفِرْدوس مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَىْ اِبْهَامَيْهِ عِنْدَ سِمَاعِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاَذَانِ اَنَا قَائِدُهٗ وَ مُدْخِلُهٗ فِىْ صُفُوْفِ الْجَنَّةِ وَتَمَامُهٗ فِىْ حَوَاشِى الْجَرَّ لِلرَّمْلِىْ (رد المحتار شرح در مختار ج ۱ ص ۳۷۰)

ایسا ہی کنز العباد امام قہستانی میں اور اسی کی مثل فتاوی صوفیہ میں ہے اور کتاب الفردوس میں ہے کہ جو شخص اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ سن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومے (اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

کہ) میں اس کا قائد بنوں گا اور اس کو جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔ اس کی پوری بحث بحر الرائق کے حواشی رملی میں ہے۔

(۱۲) رئیس الفقہاء الحنفیہ علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مراقی الفلاح میں یہی عبارت اور دیلمی کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ والی مرفوع حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں۔

وَكَذَا رُوِيَ عَنِ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَبِمِثْلِهِ يَعْمَلُ فِي الْفَضَائِلِ

(الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۱۱)

اور اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام سے بھی روایت کیا گیا ہے اور فضائل اعمال میں ان احادیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

(۱۳) علامہ امام قہستانی شرح الکبیر میں کنز العباد سے نقل فرماتے ہیں۔

اِعْلَمْ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ الثَّانِيَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ سِمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يُقَالُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَ الْاَبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جان لو بلاشبہ زمین کی پہلی شہادت کے سننے پر صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسری شہادت کے سننے پر قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا مستحب ہے پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن (چوم کر) اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اللھم متعنی بالسمع والبصر تو حضور

وَسَلَّمَ یَکُوْنُ قَائِدًا لَّهٗ اِلَی الْجَنَّةِ۔ (تفسیر روح البیان ص ۶۴۸)

صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لیجائیں گے

(۱۴) شافعی مذہب کی مشہور کتاب ''اعانة الطالبین علی احل الفاظ فتح المعین'' کے ص ۲۴۷ اور مالکی مذہب کی مشہور کتاب

(۱۵) کفایة الطالب الربانی لرسالة ابن ابی زید القیروانی'' کے ص ۱۶۹ پر ہے کہ جب اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سنے تو درود شریف پڑھے۔

ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْهَامَیْهِ وَیَجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمِ وَلَمْ یَرْمُدْ اَبَدًا

پھر انگوٹھے چومے اور ان کو آنکھوں پر رکھے تو نہ کبھی اندھا ہوگا اور نہ کبھی آنکھیں دکھیں گی۔

(۱۶) شیخ المشائخ، رئیس المحققین، سید العلماء الحنفیہ بمکۃ المکرمہ مولانا جمال بن عبد اللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں کہ

سُئِلْتُ عَنْ تَقْبِیْلِ الْاِبْهَامَیْنِ وَ وَضْعِهِمَا عَلَی الْعَیْنَیْنِ عِنْدَ ذِکْرِ اِسْمِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَذَانِ هَلْ هُوَ جَائِزٌ اَمْ لَا اَجَبْتُ بِمَا نَصَّهٗ نَعَمْ تَقْبِیْلُ الْاِبْهَامَیْنِ وَ وَضْعُهَا عَلَی الْعَیْنَیْنِ عِنْدَ ذِکْرِ

مجھ سے سوال ہوا کہ اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ذکر کے وقت انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ میں نے ان لفظوں سے جواب دیا کہ ہاں اذان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک

اِسْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَذَانِ جَائِزٌ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ صَرَّحَ بِهٖ مَشَائِخُنَا۔

(منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین ص ۱۴)

سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز بلکہ مستحب ہے ہمارے مشائخ مذہب نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔

(۱۷) الشیخ العالم المفسر العلامہ نور الدین الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اذان میں سن کر انگوٹھے چوما کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا، تو میری آنکھیں بیمار ہو گئیں۔

فَرَأَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَامًا فَقَالَ لِمَ تَرَكْتَ مَسْحَ عَيْنَيْكَ عِنْدَ الْاَذَانِ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَبْرَاَ عَيْنَاكَ فَعُدْ اِلَى الْمَسْحِ فَاسْتَيْقَظْتُ وَمَسَحْتُ فَبَرِئَتْ وَلَمْ يُعَاوِدْنِي مَرَضُهُمَا اِلَى الْاٰنِ

(نہج السلامۃ فی تقبیل الابہامین فی الاقامۃ ص ۴)

تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ تو فرمایا تو نے اذان کے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا کیوں چھوڑ دیا؟ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری آنکھیں درست ہو جائیں تو وہ عمل پھر شروع کر دے۔ پس میں بیدار ہوا اور یہ عمل شروع کر دیا تو میری آنکھیں درست ہو گئیں اور اس کے بعد اب تک وہ مرض نہیں لوٹا۔

(۱۸) حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو برس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں گزارے تھے۔ جب وہ مر

گیا تو لوگوں نے اسکو مزبلہ (جہاں نجاست وغیرہ ڈالی جاتی ہے) میں پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اس کو وہاں سے اٹھاؤ اور اس پر نماز پڑھو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! بنی اسرائیل اس کے نافرمان ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ ارشاد ہوا یہ ٹھیک ہے۔

اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرٰاةَ وَنَظَرَ اِلٰى اِسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهٗ وَوَضَعَهٗ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ فَشَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهٗ وَزَوَّجْتُهٗ سَبْعِيْنَ حُوْرَاءَ۔

(حلیۃ الاولیاء ابونعیم ص ۴۲ ہ و سیرۃ حلبیہ ج ۱ ص ۸۵)

مگر اس کی عادت تھی کہ جب وہ توراۃ کو کھولتا اور (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کو دیکھتا تو اس نام کو چوم کر آنکھوں سے لگا لیتا اور درود بھیجتا۔ پس میں نے اس کا یہ حق مانا اور اس کے گناہوں کو بخش دیا اور ستر حوریں اس کے نکاح میں دیں۔

(۱۹) سید العارفین حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

بود در انجیل نام مصطفیٰ آں سر پیغمبراں بحر صفا

انجیل میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک درج تھا وہ مصطفیٰ جو پیغمبروں کے سردار اور بحر صفا ہیں۔

بود ذکر حلیہ ہا وشکل او بود ذکر غزو صوم واکل او

نیز آپ کے اوصاف جسمانیہ شکل وشمائل، جہاد کرنے، روزہ رکھنے اور کھانے پینے کا حال بھی درج تھا۔

طائفہ نصرانیاں بہر ثواب — چوں رسیدندے بداں نام خطاب
بوسہ دادندے بداں نام شریف — رونہادندے بداں وصف لطیف

عیسائیوں کی ایک جماعت جب اس نام پاک اور خطاب مبارک پر پہنچتی تو وہ لوگ بغرض ثواب اس نام شریف کو بوسہ دیتے اور اس ذکر مبارک پر بطور تعظیم منہ رکھ دیتے۔

نسیل ایشاں نیز ہم بسیار شد — نور احمد ناصر آمد یار شد

(اس تعظیم کی بدولت) ان کی نسل بہت بڑھ گئی اور حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک (ہر معاملے میں) ان کا مددگار اور ساتھی بن گیا۔

واں گروہ دیگر از نصرانیاں — نام احمد داشتندے مستہاں

اور ان نصرانیوں کا وہ دوسرا گروہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے قدری کیا کرتا تھا۔

مستہان خوار گشتند آں فریق — گشتہ محروم از خود وشرط طریق

وہ لوگ ذلیل وخوار ہو گئے اپنی ہستی سے بھی محروم ہو گئے (کہ قتل کئے گئے) اور مذہب سے بھی محروم ہو گئے یعنی عقائد خراب ہو گئے۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند — تا کہ نورش چوں مددگاری کند

جب حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسی مدد کرتا ہے تو خیال کرو کہ آپ کا نور پاک کس قدر مدد کر سکتا ہے۔

نام احمد چوں حصارے شد حصین　　　تا چہ باشد ذات آں روح الامین

جب حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ہی حفاظت کے لئے مضبوط قلعہ ہے تو اس روح الامین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کیسی ہوگی۔

(مثنوی شریف دفتر اول)

شبہ! بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام احادیث ضعیف ہیں ان میں ایک بھی صحیح مرفوع حدیث نہیں ہے چنانچہ محدثین نے ان احادیث کو لکھ کر فرمایا لا یصح فی المرفوع لہٰذا ان احادیث ضعیفہ سے کس طرح ایک شرعی مسئلہ ثابت ہو سکتا ہے؟

اس کے متعلق صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ محدثین کرام کا کسی حدیث کے متعلق فرمانا کہ صحیح نہیں اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ غلط و باطل ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ صحت کے اس اعلیٰ درجہ کو نہ پہنچی۔ جسے محدثین اپنی اصطلاح میں درجہ صحت کہتے ہیں۔ یاد رکھئے! اصطلاح محدثین میں حدیث کا سب سے اعلیٰ درجہ صحیح اور سب سے بدتر موضوع ہے اور وسط میں بہت سے اقسام ہیں جو درجہ بدرجہ مرتب ہیں صحیح کے بعد حسن کا درجہ ہے لہٰذا نفی صحت نفی حسن کو مستلزم نہیں۔ بلکہ اگر ضعیف بھی ہو تو فضائل اعمال میں حدیث بالاجماع مقبول ہے اور ان احادیث کے متعلق محدثین کا لا یصح فی المرفوع یعنی یہ تمام احادیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہو کر صحیح ثابت نہیں ہوئیں فرمانا ثابت کرتا ہے کہ یہ احادیث موقوف صحیح ہیں۔ (۲۰) چنانچہ علامہ ملا قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قُلْتُ وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعَهُ اِلَى الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَيَكْفِي لِلْعَمَلِ بِهٖ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (موضوعات کبیر ص ۶۴)

میں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لئے کافی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفاء راشدین کی سنت۔

معلوم ہوا کہ حدیث موقوف صحیح ہے کیونکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک اس کا رفع ثابت ہے۔ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے چنانچہ مخالفین کے سردار مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں۔ ''جس کے جواز کی دلیل قرون ثلاثہ میں ہو خواہ وہ جزئیہ بوجود خارجی ان قرون میں ہو۔ یا نہ ہوا اور خواہ اس کی جنس کا وجود خارج میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو وہ سب سنت ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۲۸) ثابت ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک اذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنا ثابت ہے کیونکہ ملا علی قاری کی عبارت سے قرون ثلاثہ میں اس کی اصل متحقق ہوگئی۔ پھر اس کو بدعت وغیرہ کہنا جہالت اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

اپنے سنی بھائیوں کی خدمت میں

میرے سنی بھائیوں! ہوش میں آؤ۔ خبردار ہوجاؤ۔ یہ دور بڑا نازک اور فتنوں کا دور ہے۔ سخت آزمائش کا وقت ہے۔ بے دینی وبدعقیدگی کی آندھیا اور گمراہی کے طوفان زوروں پر ہیں۔ لہٰذا اپنے ایمان وعقائد کی خوب حفاظت کرو اور بزرگان دین کے طریقے پر قائم رہو۔ غیروں کی صحبت مجلس اور تقاریر لٹریچر سے اجتناب کرو اور علماء ربانیین، بزرگان دین سلف صالحین کے حالات کا مطالعہ کرو اور ان کی کتابیں پڑھو اور صوم صلوۃ کی پابندی کرو۔ درودوسلام کی کثرت رکھو۔ کیوں کہ ایمان کی سلامتی اس سے وابستہ ہے۔ شریعت کے مطابق داڑھیاں رکھو۔ سادہ ستھرا لباس پہنو۔ سروں پر انگریزی بال نہ رکھو۔ کانوں تک پٹے رکھو کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کرو جو صحیح معنوں میں اللہ والا ہو۔ آپس میں اتفاق ومحبت سے رہو۔ اللہ کریم تبارک وتعالی بطفیل اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اہل سنت وجماعت کے عقائد واعمال پر قائم رکھے اور خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین ثم آمین بحرمۃ سید المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

طالب دعا

محمد شفیع الخطیب اوکاڑوی غفرلہ کراچی